بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم برھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۲۷ جمادی الاوّل ۱۳۹۱ھ، ۲۱ وفا ۱۳۵۰ہش، ۲۱ جولائی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۹ وفا کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں :۔

" آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی رہی الحمد للہ "

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۰ وفا۔ کل ۱۹ وفا کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسجد مبارک میں تشریف لاکر فضل عمر درس القرآن کلاس کے طلباء سے بصیرت افروز خطاب فرمایا اور انہیں نہایت اہم اور ضروری نصائح سے نوازا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

---

۹ وفا کو اللہ تعالیٰ نے چوہدری لئیق احمد صاحب ابن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کو پہلی بچی عطا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساجدہ نام تجویز فرمایا۔ نومولود مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب بٹ (آف بغداد) کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ کے والد محترم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ لمبے عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ڈسکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گزشتہ چند روز سے آپ کی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے اور تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو اس سال میٹرک اور ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں یا جو بی اے اور ایم اے کا امتحان دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید
ربوہ)

نُصرت جہاں سکیم کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت

نائیجیریا میں ایک اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول کا قیام اور اُسکا باضابطہ افتتاح

افتتاحی تقریب میں صدارت کے فرائض ایجوکیشن کمشنر جناب الحاج ابراہیم نے ادا فرمائے

تقریب میں مقامی پیراماؤنٹ چیف ۳۰ تیس دیگر چیفس اور اعلیٰ سرکاری حکام کی شرکت

سُلطان آف سکوٹو کی نمائندگی ان کے مقرّر کردہ خصوصی نمائندے نے کی

الحمد للہ ثم الحمد للہ نصرت جہاں سکیم کے پروگرام " آگے بڑھو " کے تحت حال ہی میں ایک اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول کا قیام عمل میں آیا ہے یہ سکول صوبہ سکوٹو کے مقام گوساؤ میں کھولا گیا ہے۔ سکول نے اگرچہ ۱۷ مارچ ۱۹۷۱ء سے کام شروع کر دیا تھا لیکن اس کا رسمی اور باضابطہ افتتاح حسب پروگرام ۸ جولائی ۱۹۷۱ء کو عمل میں آیا۔ اس روز بہت وسیع پیمانہ پر ایک افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں صدارت کے فرائض ایجوکیشن کمشنر جناب الحاج ابراہیم نے ادا کئے۔

افتتاحی تقریب کی مختصر روداد پر مشتمل نائیجیریا سے جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے :۔

" احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول گوساؤ کی افتتاحی تقریب ۸ جولائی ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوئی جس میں صدارت کے فرائض ایجوکیشن کمشنر جناب الحاج ابراہیم نے ادا فرمائے۔ اس تقریب میں پانچ سو مہمانوں نے شرکت فرمائی۔ ان میں محکمہ تعلیم کے سیکرٹری، چیف پلاننگ ایجوکیشن آفیسر گوساؤ کے پیراماؤنٹ چیف، علاقہ بھر کے تیس دیگر چیفس اور متعدد اعلیٰ سرکاری حکام شامل تھے یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس تقریب میں سلطان آف سکوٹو کی نمائندگی ان کے مقرر کردہ ایک خصوصی نمائندے نے کی۔ استقبالیہ ایڈریس سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وسیم ایم اے نے پڑھا۔ جوابی تقریر میں ایجوکیشن کمشنر جناب الحاج ابراہیم نے گوساؤ میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے قیام پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا جماعت احمدیہ وہ پہلی مسلم تنظیم ہے جس نے اعلیٰ تعلیم کے ادارے قائم کرنے میں ہمارے لئے نہایت شاندار مثال قائم کر دکھائی ہے۔ آپ نے حکومت کی طرف سے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ آخر میں نائیجیریا مشن کے مبلغ انچارج اور جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کے امیر مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جناب ایجوکیشن کمشنر اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ حقیقی اور کامل علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی ذات ہی سرچشمہ علوم ہے۔ دنیوی علم کی تحصیل کے ساتھ ساتھ حقیقی علم حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کی جائیں اور اس سے زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ آپ کی تقریر کے بعد دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ فی الحال سکول کی کلاس I (جماعت اوّل) میں ۴۷ طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ اگلے سال کے شروع میں اس سکول کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک حصہ لڑکوں کے لئے ہوگا اور دوسرا حصہ لڑکیوں کی تعلیم کیلئے مخصوص ہوگا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس سکول کو غیر معمولی کامیابی سے نوازے۔ یہ محض دنیوی علوم کی تحصیل کا ہی ایک اہم مرکز نہ بنے بلکہ لوگوں میں حقیقی علم کے حصول کی تڑپ پیدا کرنے کا بھی ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو نیز یہ کہ جماعت کو نائیجیریا میں بھی یکے بعد دیگرے اعلیٰ تعلیم کے مزید سکول اور ادارے قائم کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے آمین۔

یاد رہے نصرت جہاں سکیم کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت ایک احمدیہ سیکنڈری سکول کا افتتاح نائیجیریا کے شہر رمنا میں مارچ ۱۹۷۱ء میں عمل میں آیا تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی تہذیب اور اس کے ہلاکت آفریں اثرات

مغربی تہذیب نے دُنیا پر کچھ ایسا اثر ڈالا ہے کہ مشرقی اقوام بھی اندھا دھند اس کی تقلید کرتی اور اپنی زندگیوں کو اس کے سانچوں میں ڈھالتی چلی جا رہی ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمان بھی اسلامی تہذیب کو خیرباد کہہ کر اسے اپناتے چلے جا رہے ہیں اور زندگی کے وہ اطوار اور زیست کے وہ انداز جو پہلے اسلامی تعلیم کے نقطۂ نگاہ سے معیوب شمار ہوتے تھے اب انہیں بے دریغ اختیار کیا جا رہا ہے یہ عام خیال دلوں میں گھر کرتا جا رہا ہے کہ اسلام اور اس کی بنیادی تعلیم پر دلی ایمان رکھتے ہوئے بھی زندگی کے مغربی اطوار کو اپنانے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ہم ظاہری طور پر لباس اور بود و باش میں مغربی طریقے اختیار کر کے بھی دلی طور پر اسلام سے پوری طرح وابستہ رہ سکتے ہیں۔ شراب جوئے اور فحاشی میں ملوث ہوئے بغیر بھی مغربی تہذیب کے اچھے پہلوؤں کو اپنایا اور اسلامی احکام پر بآسانی عمل پیرا ہوا جا سکتا ہے۔ اس خیال کے حامی یہ بھی کہتے سنائی دیتے ہیں کہ دل مسلمان ہونا چاہیئے ظاہری شکل و صورت اور بود و باش کے اطوار خواہ کوئی بھی اختیار کر لئے جائیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

بظاہر یہ خیال بے ضرر معلوم ہوتا ہے لیکن حفاظت ایمان کے نقطۂ نگاہ سے یہ ایک تباہ کن خیال ہے۔ حقیقی ایمان پر قائم رہنے کے لئے اسلامی تہذیب و تمدن کو اپنانا اور پوری زندگی پر اس کا حاوی ہونا ازبس ضروری ہے۔ مختلف اقوام زندگی کے جو طور طریقے اپناتی ہیں ان میں پسند یا غیر پسند کا اتنا دخل نہیں ہوتا بلکہ ان کے پیچھے بعض ناگزیر عوامل غیر محسوس طور پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک حد تک تو ان میں جغرافیائی حالات یعنی موسم اور آب و ہوا وغیرہ کا دخل ہوتا ہے اور بہت بڑی حد تک زندگی سے متعلق ان اقوام کے نظریات ایک مؤثر قوت کے طور پر اپنا اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ یہ سب اثرات مل کر کسی قوم کے بود و باش کے طریقوں اور رسوم و رواج کو ایک مخصوص اور معین شکل دیتے ہیں۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ ہر تہذیبی یا تمدنی نظام کے پیچھے ایک فلسفۂ حیات کام کر رہا ہوتا ہے۔ اور وہی اس کی روح رواں ہوتا ہے۔ مغربی تہذیب ایک مادی فلسفۂ حیات کی پیداوار ہے اس کا ہر طور اور ہر طریق اس مادی فلسفۂ حیات کے زیر اثر ہی وجود پذیر ہوا ہے۔ اس میں روحانی نظریۂ حیات کے پنپنے کی سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے اب وہ اقوام جو روحانی نظریۂ حیات کی حامل ہیں اور اس روحانی نظریہ حیات کے زیر اثر اپنی مخصوص تہذیب رکھتی ہیں مغربی تہذیب کو اپنے روحانی نظریۂ حیات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنا ہی نہیں سکتیں۔ وہ جب بھی اس تہذیب کو اپنائیں گی انہیں لازمی طور پر اپنے روحانی نظریۂ حیات کو قربان کرنا پڑے گا۔ وہ لاکھ اپنی زبان سے یہ دعویٰ کریں کہ ہم روحانی نظریہ حیات کی قائل ہیں اور اسے کسی قیمت پر قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں وہ جب بھی مغربی اندازِ زیست کو اپنانے کی کوشش کریں گی غیر محسوس طور پر ان کا روحانی نظریۂ حیات کمزور ہونا شروع ہو جائے گا اور رفتہ رفتہ اس پر مادی نظریۂ حیات غالب آتا چلا جائے گا حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آ جائے گا کہ روحانی نظریہ حیات کی جگہ سراسر مادی نظریۂ حیات لے لے گا اور وہ قوم تہذیبی نظام کے لحاظ سے اپنی انفرادیت کو کھو بیٹھے گی۔

اس امر کی ایک واضح مثال کہ جب روحانی نظریۂ حیات کی حامل اقوام سراسر مادی نظریہ حیات پر مبنی تہذیب کو اپناتی ہیں تو انہیں بالآخر روحانی نظریہ حیات سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں فی زمانہ مغرب کی عیسائی اقوام میں ہمیں ملتی ہے پہلے پہل جب عیسائیت نے اپنے خلاف عقل اور سراسر غیر فطری عقائد کی بنا پر لادینی فلسفہ اور سائنس کو مغرب میں ایک مخالف مذہب قوت کے طور پر پنپنے کا موقعہ دیا اور جب وہاں لادینی فلسفہ اور دہریت پر مبنی نظریات کے زیر اثر سراسر ایک مادی تہذیب ابھرنی شروع ہوئی تو وہ طبقے بھی جو عیسائیت پر دلی ایمان رکھتے تھے اس تہذیب کے سطحی منافع اور فوائد کے پیش نظر اسے اپنانے چلے گئے۔ ایک عرصہ تک تو عیسائیت ایک مذہب کے طور پر مغربی تہذیب کے دوش بدوش چلتی رہی لیکن رفتہ رفتہ غیر محسوس طور پر مغربی تہذیب کا مادی نظریہ حیات عیسائیت کے ناقص و نامکمل دینی نظریہ حیات پر غالب آتا چلا گیا اور اب نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ مغرب میں ایک مؤثر اور غالب قوت کے طور پر عیسائیت کا وجود ہی کالعدم ہو کر رہ گیا ہے۔ مغربی تہذیب کے زیر اثر اب وہاں اوّل سے آخر تک دہریت ہی حکمران ہے۔ خود نامی گرامی پادری دہریت اور فحاشی کے حق میں دلائل مہیا کر رہے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ گرجا گھر ویران ہو چکے ہیں۔ بلکہ ان کی ضرورت باقی نہ رہنے کی وجہ سے ان کی عمارتوں کو فروخت کر کے سراسر غیر دینی امور کے مصرف میں لایا جا رہا ہے۔ یہ سب ایسے کھلے ہوئے اور مبرہن حقائق ہیں کہ ان کا تذکرہ مغربی ممالک کے اخبارات میں آئے دن بڑی کثرت کے ساتھ آتا رہتا ہے۔ یہ صورتِ حال کیوں رونما ہوئی؟ اس لئے کہ وہاں خود عیسائی طبقوں نے سراسر لادینی فلسفہ اور دہریت پر مبنی ایک مادی تہذیب اور اس کے زیر اثر پروان چڑھنے والے معاشرے کو شائستگی کی ایک علامت کے طور پر اپنانے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیت کو وہاں خود اپنی انفرادیت اور وجود سے ہاتھ دھونے پڑ گئے۔

پس یہ خیال کہ لباس، بود و باش، نشست و برخاست اور دوسرے معاشرتی پہلوؤں میں ایک سراسر مادی تہذیب کے بظاہر بے ضرر اطوار کو اندھا دھند اپنا کر بھی مذہبی عقائد اور روحانی اقدار کو ایک مؤثر اور انقلاب انگیز قوت کے طور پر زندہ اور برقرار رکھا جا سکتا ہے ایک تباہ کن خیال ہے اس کے نتیجہ میں مذہب اور روحانی اقدار کا کالعدم ہونا یقینی ہے۔ مادی تہذیب اور مذہب دونوں شانہ بشانہ چل ہی نہیں سکتے اگر مذہب ایک مؤثر قوت کے طور پر زندہ رہیگا تو پھر مادی تہذیب کا کالعدم ہونا یقینی ہے ایسی صورت میں دینی تہذیب پنپے گی جس کی بنیاد مذہب اور اس کی پیش کردہ روحانی اقدار پر ہو۔ برخلاف اس کے اگر مادی تہذیب کو غلبہ حاصل ہوگا تو لازماً مذہب اور روحانی اقدار کا وجود باقی نہیں رہ سکتا۔

آئندہ شمارہ میں ہم اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کا موازنہ پیش کر کے یہ دکھائیں گے کہ یہ دونوں تہذیبیں ایک ساتھ چل ہی نہیں سکتیں۔ دنیا میں یا مغربی تہذیب غالب آئے گی جیسا کہ فی الوقت اسے بہت حد تک دُنیا میں غلبہ حاصل ہے یا پھر اسلامی تہذیب کو جو اس وقت صرف بعض مخصوص طبقوں تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہے بالآخر دنیا میں غلبہ نصیب ہوگا۔ ان دونوں کے بین بین کوئی راہ اختیار نہیں کی جا سکتی اور اگر کی جائے گی تو وہ لازماً اسلامی تہذیب ہی نہیں بلکہ خود اسلام اور اسلام کی پیش کردہ روحانی اقدار کے حق میں مہلک ثابت ہوئے بغیر نہ رہے گی۔

روشنی شمعِ خلافت کی ہمارے دل میں ہے

اِک تپش سوزِ محبّت کی ہمارے دل میں ہے
گویا اِک تصویرِ جنّت کی ہمارے دل میں ہے

ختم کر دے گی جہاں سے جہل کی تیرہ شبی
جو کرن نورِ حقیقت کی ہمارے دل میں ہے

آفتابِ صدق آئے گا کمالِ اَوج پر
ابتدا صبحِ سعادت کی ہمارے دِل میں ہے

ایک دِن سارا جہاں درد آشنا ہو جائے گا
وہ کسک دردِ محبّت کی ہمارے دِل میں ہے

لوگ کیا جانیں گے اِس کو لوگ کیا سمجھیں اسے
قدر جو ختمِ نبوت کی ہمارے دل میں ہے

تیرگی میں قافلے اپنے بھٹک سکتے نہیں!
روشنی شمعِ خلافت کی ہمارے دل میں ہے

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

مسجد محمود میں زائرین کی آمد۔ سیرت النبیؐ کے جلسہ کا انعقاد۔ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ۔ یوگوسلاوی اور البانوی باشندوں کو تبلیغ اسلام۔ مسلم بچوں کی تعلیم کا اہتمام

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد زیورک

یکم ہجرت کو جرمن میں مقیم ترکوں کی ۴۰ افراد پر مشتمل پارٹی آئی۔ مسجد ان کے لئے سوئٹزرلینڈ کے متعدد قابل دید مقامات کی طرح صرف نظارہ کی کشش ہی نہیں رکھتی تھی بلکہ اپنی تقدیس کے باعث ان کے لئے خاص جذبہ رکھتی تھی۔ ان میں سے کئی ایک نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ کچھ جرمن زبان پر قدرت رکھتے تھے باقی کے لئے جرمن سمجھنا مشکل تھا۔ ہمارے ایک ترک دوست جو سالہا سال سے یہاں ہیں اُن کے ساتھ تھے اور انہوں نے ترجمان کے فرائض سرانجام دیئے۔ خاکسار نے مختصراً انہیں احمدیت اور دینی مساعی سے متعارف کروایا اور انہیں ترک زبان میں لٹریچر پیش کیا۔ مسجد کے تصویری کارڈ خود انہوں نے بڑی تعداد میں خریدے۔ ان کے قافلہ کے قائد نے جو قدرے جرمنی جانتے تھے ایک بڑا قالین نما دیوار گیر جس پر خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی تصاویر تھیں احترام و محبت کے ساتھ مسجد کے لئے پیش کیا اور خاص طور پر یہ تحفہ لے کر آئے تھے۔

اس کے علاوہ دو اور پارٹیاں قبل از مقررہ پروگرام کے مطابق مسجد محمود میں آئیں ایک طلبہ پر مشتمل تھی جو ان کے دینیات کے استاد کی قیادت میں آئی ایک اور استانی بھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شامل ہو گئی تھی۔ یہ زیورک سے باہر ایک قصبہ سے تھے اور کسی نے ان میں سے یہ مسجد دیکھی نہ تھی تاہم اسلام کے متعلق ان کی معلومات مجھے ان کے سوالات سے احساس ہوا کہ خاصی تھیں خاکسار نے اسلام کی تشریح کی سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں بتایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ مسجد دکھائی۔ سب کو لٹریچر پیش کیا اور تقریباً دو گھنٹہ کے بعد ان کو رخصت کیا

دوسری پارٹی بھی زیورک کے مضافات میں سے آئی اور وہ پروٹسٹنٹ نوجوانوں اور خواتین پر مشتمل تھی۔ اس کی قیادت ایک پادری خاتون کر رہی تھیں۔ خاکسار کی ابتدائی تقریر کے بعد گفتگو کے دوران پادری خاتون نے برملا کہا کہ انجیل میں تضاد پایا جاتا ہے اور یہ ہونا طبعی ہے کیونکہ انسانوں کی لکھی ہوتی ہے پاکستان میں بعض پادری انجیل کو شروع سے آخر تک الہامی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اب کوئی یہاں مل جائے تو نوادرات میں سے ہوگا۔

اس زمانہ میں حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے عالم اسلامی کو یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا ایک نیا انداز پیش کیا کہ اس محسن عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں جلسہ میں نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلم مقررین بھی آپ کے احسانات کو بیان کریں امسال برن کے مشہور وکیل اور سوئٹزرلینڈ کی سوئس عرب سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر ہانس ایلن بیرگر (Dr. Hans Ellenberger) کو مدعو کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر فرمائیں مورخہ ۹ ہجرت کو تین بجے سہ پہر جلسہ مقرر کیا گیا جس کے لئے دعوت نامے طبع کروا کے دور و نزدیک بھجوائے گئے خدا کے فضل سے حاضری اتنی زیادہ تھی کہ اس کا لیکچر ہال میں سمانا مشکل تھا۔ لہذا مسجد میں جلسہ رکھا گیا۔ چونکہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ غیر مسلم احباب سے کہا گیا کہ اگر وہ کرسیوں پر بیٹھ کر لیکچر روم میں کارروائی سننا چاہیں تو شوق سے بیٹھے رہیں۔

محترم ڈاکٹر محمد عزالدین حسن صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی تلاوت سے شروع ہوئی جو محترم ڈاکٹر محمد حمودی لجام نے کی۔ جس کے بعد ہمارے ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ کے اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے ڈاکٹر حسن صدر جلسہ نے مقررین اور حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ ابتداء میں محترم ولی الرحمٰن صاحب سیکرٹری سفارت پاکستان برن نے محترم سفیر پاکستان کا سلام پہنچایا اور معذرت پیش کی کہ وہ آج بعض موانع کے باعث خود شریک نہیں ہو سکے اور اس جلسہ کے انعقاد اور اپنی شمولیت پر مسرت کا اور مقررین کی تقریروں کے لئے اپنی بے تابی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر ہانس ایلن بیرگر نے خطاب فرمایا۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے جستہ جستہ واقعات سنائے اور حضورؐ کو بطور نبی کے اپنا خراج عقیدت پیش کیا۔

ان کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق رحمت و شفقت پر تقریر کی اور سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اس روحانی مائدہ کے بعد انہیں چائے میں شرکت کے لئے کہا۔ اس سے فراغت کے بعد اکثر مہمانوں کو رخصت کیا۔ پھر عصر کی نماز ادا کی۔ جس کے بعد ایک ترک حافظ قرآن نے تلاوت کے بعد ترک زبان میں نعت سنائی۔ اس ترک کی زبان میں غضب کی مٹھاس اور ترنم تھا۔ میں اگرچہ اس زبان سے نابلد ہوں مگر یہ میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح تھی آخر تک اُس سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ آخر میں دعا کروائی اور یہ مجلس برخواست ہوئی۔

ہمارے سفارت پاکستان کے سیکرٹری نئے ہیں پہلی بار مسجد آئے تھے انہوں نے اس کا ذکر سفیر محترم سے کیا اور انہوں نے اپنے خط میں خاکسار کو لکھا کہ انہیں اس کامیاب اجلاس کی روئداد معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔

اس ماہ کا اہم ترین واقعہ محترمی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی زیورک میں تشریف آوری ہے۔ حضرت چوہدری صاحب کا اس مسجد کے ساتھ ویسے بھی یہ خاص تعلق ہے کہ اس کا افتتاح تقریباً آٹھ سال قبل آپ نے ہی فرمایا تھا اُن کے اعزاز میں مجلس استقبالیہ دی گئی۔

چونکہ خاکسار اہم تقاریب کے دعوت نامے آسٹریا میں بھی بعض اپنی جماعت کے افراد کو بھجواتا ہے۔ چنانچہ ہمارے روسی احمدی محترم علاؤالدین مصطفٰی ایچ اپنی آسٹرین بیگم کے جنہوں نے مسجد محمود میں ہی بیعت کی ہوئی ہے اور محترم شاہ دل یوسف جو ہمارے ملیشیا کی جماعت کے سیکرٹری کے بیٹے ہیں اور تعلیم کے لئے آسٹریا آئے ہوئے ہیں۔ صبح ہی پہنچ گئے۔ ایک دن قبل ایک آسٹرین احمدی خاتون محترمہ عائشہ پینا ٹزر (PENATZER) پہنچ چکی تھیں۔ ہیمبرگ (جرمنی) یہاں سے زیادہ دور نہیں۔ وہاں پر ہمارے قریشی محمد افضل صاحب جن کو حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے "بیبا مبلغ" کا خطاب دیا ان کے بیٹے قریشی ناصر احمد صاحب نے حضرت چوہدری صاحب کی تشریف آوری کا سنا اور وہ بھی آ گئے۔ مورخہ ۲۳ ہجرت کو قبل دوپہر یہاں کی جماعت کے بعض دوستوں اور مہمانوں کے ہمراہ ایئرپورٹ پر حضرت چوہدری صاحب کا استقبال کیا۔ سب اکٹھے مسجد آئے کھانا کھایا۔ نماز ادا کی اور تین بجے سہ پہر کے ذرا بعد استقبالیہ تقریب شروع ہوئی۔ لیکچر روم میں مائکروفون لگا دیا گیا تا احباب جو وہاں جگہ نہ پا سکیں وہ بھی اور خواتین جو نچلی منزل میں ہیں وہ بھی تقریر سے مستفیض ہو سکیں۔ تقریب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو قریشی ناصر احمد صاحب نے کی۔ جس کے بعد خاکسار نے اپنے معزز مہمان کا مختصر تعارف کرایا اور خوش آمدید کہا اُس کے بعد حضرت چوہدری صاحب نے خطاب شروع فرمایا تھوڑے تھوڑے وقفہ کے ساتھ ہمارے شیخ ناصر احمد صاحب جرمن زبان میں نہایت خوبی سے ترجمہ کرتے جاتے۔ یہ خطاب تقریباً دو گھنٹہ جاری رہا لیکن کمال کا حسن بیان تھا کہ حاضرین کو اس طوالت کا احساس نہیں ہوا بلکہ بعض نے کہا ہم چاہتے تھے کہ یہ تقریر ختم نہ ہو۔ آپ نے اپنے خطاب میں مثالوں اور مسیحی عمائدین اور مغربی پارلیمانی قوانین کے حوالوں سے ثابت فرمایا کہ آج قانون اور مذہب دونوں اخلاقی اقدار کی حفاظت سے قاصر ہیں۔ معاشرہ تیزی سے انحطاط کی طرف جا رہا ہے اور پارلیمان اور گرجا دونوں کے چونکہ عوام کے ووٹ پر انحصار ہے اس لئے اس کے خلاف آواز نکالنے سے ڈرتے ہیں۔ مغرب کو بلکہ ساری دنیا کو اس وقت صرف اسلام ہی اخلاقی بربادی سے بچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی لفظی اور معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے معنوی

خوشی کے مواقع پر شکرانہ فنڈ میں حصہ لیجئے
(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

حفاظت کے لئے اللہ کریم نے سورۃ الجمعہ کی پیشگوئی وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا پھر صحابہ کا دور آیا تا اخلاق کی گرتی ہوئی عمارت کو پھر استوار کیا جائے اور بھٹکی ہوئی مخلوق کا پھر خدا تعالےٰ کے آستانہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا جائے۔

خاکسار کے صدارتی ریمارکس کے ساتھ یہ مجلس برخواست ہوئی لیکن دیر تک چائے کی پیالی پر مختلف احباب حضرت چوہدری صاحب سے سوالات دریافت کرتے رہے۔

ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق صاحب اور ان کی سوس بیگم نے جو گزشتہ سال جلسہ سالانہ پر بھی گئی ہوئی تھیں۔ حضرت چوہدری صاحب کے اعزاز میں ایک ریستوران میں عشائیہ کا اہتمام کیا گو یہ مجلس مختصر تھی۔ مگر بڑی پر لطف تھی۔ حضرت چوہدری صاحب مختلف مسائل پر گفتگو سے محظوظ فرماتے رہے۔ ان بحث کرنے والوں میں دو نیویارک یونیورسٹی کے بین الاقوامی قانون کے پروفیسر بھی تھے۔ ۲۵ ہجرت کو ظہرانہ پر خاکسار نے محترم ڈاکٹر محمد عزیز الدین صاحب اور ان کے ماموں محترم پروفیسر نجم الدین مظہر کورالی کو مدعو کیا۔ محترم کورالی صاحب بفضلہ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں لیکن ڈاکٹر حسن صاحب نے اپنے پورے تعاون اور تعلقات محبت اور باقاعدہ چندہ کی ادائیگی کے باوجود ابھی بیعت نہیں کی۔ حضرت چوہدری صاحب نے تقریباً دو گھنٹے انہیں نہایت خوبی سے تبلیغ کی۔ اللہ تعالےٰ انہیں اور ان کے باقی خاندان کو انشراح صدر سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی وہ اور ان کا خاندان بہت محبت رکھتے ہیں اور حضور نے گزشتہ دورے کے موقع پر بھی انہیں خاص توجہ و اختصار سے نوازا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان سب کو جلد ہدایت بخشے۔

۲۴ رشام کو حضرت چوہدری صاحب برن اپنے ایک میزبان کے ہمراہ کار پر تشریف لے گئے۔ ۲۵ رکو آپ نے فرائیڈبرگ (FREIBURG) یونیورسٹی میں تقریر فرمائی جس میں کارڈینلوں کے علاوہ دیگر عمائدین نے بھی شرکت فرمائی اور اسلام کا پیغام مسیحیت کے اوپر کے حلقہ میں بھی پہنچا۔ اُسی شام خاکسار اپنی مسجد میں ایک تقریر کی تقریب کے باعث اس اجلاس میں شرکت سے قاصر تھا۔ لیکن اس اجلاس کی پورے دو صفحات پر مشتمل پریس رپورٹ دیکھی جس کی تمہید میں تحریر ہے کہ فاضل مقرر کی شخصیت اور موضوع سے یہ توقع تھی کہ خطاب میں قانونی امور بیان کئے جائیں گے مگر آپ نے اخلاقی پہلو کی وضاحت کی۔ حضرت چوہدری صاحب بلاشک بین الاقوامی قانون کے ماہر ہیں۔ لیکن دلی وابستگی قرآن کریم کے ساتھ ہے پس تقریر اور گفتگو دونوں کا موضوع دین اور اخلاق ہی ہوتا ہے۔

۲۶ رکو چوہدری صاحب ۱۱ بجے کے قریب واپس تشریف لے آئے اور کھانا اور نماز ادا کے بعد ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے الوداع کہنے کے لئے خاکسار کے علاوہ ڈاکٹر اسحٰق صاحب اور شیخ ناصر احمد صاحب جن کی کار میں ایئرپورٹ تک آئے موجود تھے اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کو اس زیورک کی آمد کی اور جملہ احباب وخواتین کو جنہوں نے خاکسار کے ساتھ تعاون فرمایا۔ جزائے خیر دے اور سب پر بیش بہا فضل فرمائے۔ آمین۔

(SWISSAIR) نے زیورک کے فضائی مستقر پر ایک کمرہ عبادت کے لئے مخصوص کیا ہے۔ جس کی ابتدائی تعمیر سے لے کر اب تک وہ مجھ سے مشورہ کرتے رہے ہیں۔ سوس ائر کا مقصد یہ ہے کہ کسی مذہب کے لوگ عبادت کرنا چاہیں تو وہ وہاں سکون سے عبادت کر سکیں اور جب ایک مذہب والے اسے ریزرو کروا لیں تو دوسرے اس میں نہ آسکیں۔ اس کے افتتاح کے لئے انہوں نے حکومت جمہوریہ متحدہ عربیہ سے درخواست کی کہ کسی کو بھیجا جائے چنانچہ الازہر اسلامی تحقیق کے ادارہ کے معتمد ڈاکٹر بسار اسی غرض کے لئے تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ   کے نمائندہ اکرام محمد احمد بھی آئے

۲۶ کی صبح کو دونوں احباب مسجد محمود میں مجھے ملنے کے لئے آئے۔ خاکسار نے دونوں کو قرآن کریم ترجمہ انگریزی اور عربی کتب کے سیٹ پیش کئے ہم اکٹھے ایئرپورٹ پر گئے جہاں کارپرداز ان سوس ایئر سے ملے۔ ان کی معیت میں کمرہ دیکھا اور مناسب مشورے دیئے۔

خاکسار نے دونوں مہمانوں کو رات کے کھانا پر مدعو کیا۔ اپنی جماعت کے بعض افراد بھی اس عشائیہ میں شریک ہوئے اور کھانا پر اور بعد میں مفید تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔

۲۰ رکو سارے سوئٹزرلینڈ میں مسیح کے آسمان پر جانے کی تعطیل تھی۔ افسوس ہے کہ ابھی تک بعض ہمارے مسلمان بھائی بھی اس خیال میں مسیحیوں کے مؤید ہیں حالانکہ جملہ انبیاء میں سے آسمان پر سب سے اونچا مقام اس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جن کا جسد عنصری مدینہ میں مدفون ہے۔ ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق کے ساتھ خاکسار نے اس دن غیر احمدی احباب میں تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ سولوتھرن (SOLOTHURN) کی اکادمی میں ایک یوگوسلاوین دوست رہتے ہیں جو مجھ سے تعلق محبت رکھتے ہیں گاہے گاہے میرے پاس آتے بھی رہتے ہیں چونکہ انکا مقام زیورک سے خاصا دور ہے انکے احباب کو کبھی مسجد آنیکا موقع نہیں ملا۔ اسلئے انکے ساتھ پروگرام طے کیا۔ سولوتھرن سٹیشن پر اپنے احباب کے ساتھ وہ ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔ اس سے نہ ائد دس میل کے فاصلہ پر ان کی قیام گاہ ہے جہاں وہ ہمیں کار میں لے گئے۔ اسحٰق صاحب کے چھوٹے بھائی عزیز محمد یحییٰ بھی ہمراہ تھے۔ ہمارے پہنچنے کے جلد بعد ہی تبلیغ کا سلسلہ شروع ہو گیا جو کھانا کے وقت تک جاری رہا۔ کھانا اور نماز کے بعد پھر احباب جمع ہوئے اور خاکسار نے تقریر کی جس کا ترجمہ ایک ترک دوست جو لمبے عرصہ سے سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہیں کرتے گئے۔ زیادہ حاضری ترک احباب کی تھی۔ ایک ترک عالم بھی وہاں کام کرتے ہیں میں نے کہہ دیا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں ہمارے لئے ترجمان کا اہتمام کیا ہے وہاں اس نے ایک ترک عالم کا بھی اہتمام کر دیا تا وہ دوسرا پہلو بھی سامنے رکھ سکیں۔ تقریر کے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع ہوا اور جلد ہی ترک عالم آسمان پر جانے کی وکالت کو چھوڑ کر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اللہ جانتا ہے کیا ہوا۔ انہیں تبلیغ کی مسجد آنے کی دعوت دی اور ترجمان کو ان کی سوس بیگم کے لئے جرمن ترجمہ قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔

اس ماہ کی آخری تقریب ۳۰ کو منعقد ہوئی ہمارے احمدی دوست پروفیسر کورالی جن کا ذکر اوپر آچکا ہے اصل البانیہ کے ہیں اور انقلاب سے قبل وہاں کے اعلیٰ افراد میں سے تھے آپ ہمارے پاس احمدیت کا پیغام البانوی بولنے والے یوگوسلاوین تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں چنانچہ ۳۰ رکے اجلاس کے لئے البانوی زبان میں احباب کو دعوت نامے پہنچائے گئے اور یہ مقام مسرت ہے کہ اجلاس میں تقریباً ۸۰ کے قریب احباب شریک ہوئے جن میں سے بعض بہت دور دور سے آئے تھے خیالات کی طرف سے خوش آمدید کے بعد محترم پروفیسر نجم الدین مظہر کورالی صاحب نے تقریر فرمائی پُر حکمت انداز میں حاضرین کو احمدیت کی دعوت دی آخر میں جذبات میں آگئے اور آواز بھر آگئی۔ خاکسار نے شکریہ ادا کیا اور اسکے بعد نماز عصر ادا کی اور اکل و شرب کا سلسلہ جاری ہوا۔ اُن کی ایک پروفیسر صاحب کے ہم زبان احباب دیر تک انکے پاس بیٹھے رہے آپ البانویوں میں ایک قابل احترام مقام رکھتے ہیں اور وہ ان کی باتوں کو توجہ سے سنتے ہیں اللہ تعالیٰ اس قوم کے سینے احمدیت کے لئے کھول دے آمین۔

تعلیم مشن کے اہم فرائض میں سے ہے دو احمدی نوجوانوں کو تعلیم دی گئی اور الجزائری بچوں کو پڑھایا گیا ان تعلیم پانیوالے بچوں کی تعداد اب بیس کے قریب ہے اور ان کیلئے ایسی جگہ کی ضرورت تھی جہاں بچوں کیلئے ڈیسک ہوں اور تختہ سیاہ ہو چنانچہ ایک کمرہ الجزائریوں نے اسی غرض کے لئے حاصل کر لیا ہے وہاں پر جا کر دینی تعلیم دی جو میرے ذمہ ہے ان میں سے اکثر کی مائیں یورپین ہیں اور باپ الجزائر یا مراکش کے ہیں۔

دوران ماہ مختلف ممالک کے زائرین آتے رہے جنہیں تبلیغ کی جاتی رہی۔ لٹریچر مفت پیش کیا جاتا رہا اور بعض خریدتے رہے بعض کو بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ ایسے دو نوجوانوں نے جنہوں نے آسٹریا میں لٹریچر طلب کیا تھا بیعت کر لی اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اور باقی سب کو اپنے فضل سے احمدیت کا صحیح فہم، خلوص اور استقامت بخشے اور جلد وہ دن لائے کہ سارا یورپ احمدیت کے نور سے منور ہو اور حضرت ناصر دین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں باقی دنیا میں نور پھیلانے کا ذریعہ بنے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۸-۹-۱۰ اخاء/اکتوبر ۱۳۵۰ہش مطابق ۱۹۷۱ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع کر دیں۔
۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔
۳۔ خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔
۴۔ مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین خدام الاحمدیہ ۵۰-۱۳۴۹ہش ۷۰-۱۹۷۱ء کے بجٹ ارسال کریں

ہمارے سال رواں کو شروع ہوئے نواں ماہ گذر رہا ہے۔ مگر ابھی تک بھی بعض ایسی مجالس ہیں جن کی طرف سے ۷۰-۱۹۷۱ء کے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ قائدین حضرات اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنی اولین فرصت میں بجٹ مرکز کو ارسال فرما دیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم کیا گیا ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں :۔

مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سلمہا
مکرم مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر آف تنزانیہ
مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا۔
مکرم گیانی عباد اللہ صاحب
" مختار احمد صاحب ہاشمی
" حمید احمد صاحب خالد
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز
محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا۔
مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب
مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر
مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم
مکرم بشیر احمد صاحب خادم
" نصر اللہ خان صاحب ناصر
" نور احمد مرتضیٰ صاحب
" سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ
" مرزا محمد حسین صاحب کراچی
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ احسان ۱۳۵۰ ہش (جون ۱۹۷۱ء) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب	مظفر گڑھ	۳۰۔۰۰	روپے
مکرمہ ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۵۰۔۰۰	روپے
" حضرت بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز		۲۰۔۰۰	روپے
مکرم منور احمد صاحب اعوان	چکوال	۲۔۰۰	روپے
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ (از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن کاٹھی مرحوم)		۱۰۔۰۰	روپے
" فاطمہ خاتون صاحبہ	ربوہ	۵۔۰۰	روپے
مکرم شمیم احمد صاحب	لاہور	۱۰۔۰۰	روپے
" لئیق احمد صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ	ربوہ	۱۔۰۰	روپے
" انعام الحق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	ربوہ	۶۰۔۰۰	روپے
" چوہدری علی احمد صاحب بی سر روڈ (سندھ)		۱۰۔۰۰	روپے
" وسیم احمد صاحب گرشن دار الرحمت وسطی	ربوہ	۲۵۔۰۰	روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ فلائٹ لیفٹیننٹ محمد اسلم صاحب کراچی		۲۰۔۰۰	روپے
مکرم محمد حمید صاحب	راولپنڈی	۲۰۔۰۰	روپے
مکرم میجر سید سعید احمد صاحب	لاہور چھاؤنی	۵۔۰۰	روپے
مکرم عبد الرشید صاحب فوزی ایم اے	میر العون	۲۰۔۰۰	روپے
" کیپٹن محمود احمد صاحب پسر مکرم میجر عارف زمان صاحب		۲۵۔۰۰	روپے
" محمد عبد اللہ صاحب	کراچی ۲۷	۱۰۔۰۰	روپے
" میاں محمد عالم صاحب	لندن	۱۰۔۰۰	روپے
مکرمہ بیگم این بشیر صاحبہ	اسلام آباد	۳۰۔۰۰	روپے
" چوہدری محمد حسین صاحب سانگلہ ہل		۱۰۔۰۰	روپے
" منیر احمد مبشر صاحب	ربوہ	۲۔۰۰	روپے
" عطاء المجیب صاحب راشد	لندن	۲۰۔۰۰	روپے
" حافظ عبد الحفیظ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	ربوہ	۱۔۰۰	روپے
" چوہدری کرامت خان صاحب	اوکاڑہ	۱۰۔۰۰	روپے
" چوہدری طاہر احمد صاحب	اوکاڑہ	۵۔۰۰	روپے
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم عبد الوہاب صاحب مربی سلسلہ		۵۔۰۰	روپے
مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	بنوں	۳۰۔۰۰	روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب ترکی	سرگودھا	۵۔۰۰	روپے

(باقی)

فون نمبر فیکٹری ۲۹۴۶ —— فون آفس ۴۲۶۱
" مکان ۲۴۸۳ —— فون رہائش ۲۲۵۴

ہم اپنے کرم فرماؤں سے گزارش کرتے ہیں کہ پارچہ جات خریدتے وقت

سفینہ پرنٹنگ کے پارچہ جات طلب فرمائیں

سفینہ پرنٹنگ کے پارچہ جات واقعی دلفریب ہیں جو ڈیزائننگ میں لاجواب اور رنگوں میں چمکدار و دیدہ زیب ہیں

سفینہ پرنٹنگ اینڈ ڈائنگ ورکس مقبول روڈ لائلپور

برانچ آفس ، عبد اللہ کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائلپور

حب اکسیر اٹھرا

اٹھرا کا بفضل تعالیٰ کامیاب علاج ہے
یہ دوا خون پیدا کرتی ہے جسمانی کمزوری دور کر کے ماں اور بچہ کی صحت برقرار رکھتی ہے۔
قیمت مکمل کورس ۲۰ روپے

حب نور چشم

اس دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
قیمت بیس روپے

المنار دواخانہ ربوہ

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ جلد شروع ہونے والا ہے
یہ کالج گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے اور ہر سال بورڈ امتحان لیتا ہے۔
نیز یہ کالج لیبارٹری۔ طبی تعلیم۔ بلڈنگ اور اخلاق و صحت کی نگرانی کے لحاظ سے ایک مثالی کالج ہے۔
شرط داخلہ :۔ میٹرک۔
تفصیل کیلئے پراسپکٹس اور فارم داخلہ مفت منگوائیں۔
(پرنسپل)

پنجاب یونیورسٹی سکالرشپ

تعلیم الاسلام کالج کے ۱۴ طلباء کو مستحق قرار دیا گیا۔ الحمد للہ

احباب کے لئے یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ گزشتہ سال تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے۔ بی ایس سی کا امتحان دینے والے طلباء میں سے ۱۴ طلباء کو پنجاب یونیورسٹی نے سکالرشپ کا مستحق قرار دیا ہے۔ الحمد للہ

یہ اعزاز حاصل کرنے والے طلباء مندرجہ ذیل ہیں :۔

۱۔ منور احمد انیس	۲۔ نعیم احمد طاہر	۳۔ امتیاز احمد
۴۔ خلیل احمد ناصر	۵۔ آفتدار حسین	۶۔ منور احمد چوہدری
۷۔ لطیف احمد	۸۔ خالد احمد ظفر	۹۔ سلیمان احمد
۱۰۔ خالد امیر	۱۱۔ محمد آصف شاہ	۱۲۔ مبشر احمد طاہر
۱۳۔ محمد رفیق چوہدری	۱۴۔ محمد حسین	

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طلباء کے لئے اور کالج کے لئے اور ملک و قوم کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ اور انہیں اپنے فضل سے مزید اعلیٰ ترقیوں اور کامیابیوں سے نوازے آمین ثم آمین۔

(پبلسٹی سیکرٹری)

درخواست ہائے دعا

مورخہ ۱۳ جولائی محترم شیخ عزیز حسین صاحب جنرل منیجر حنفی شوگر ملز خانپور کو مع اہل و عیال کراچی جاتے ہوئے حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں محترم شیخ صاحب کو چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمادے۔ آمین۔ (قریشی غلام سرور زعیم مجلس انصار اللہ خانپور)

۲۔ گزشتہ ہفتہ ایک حادثہ کے نتیجہ میں میرے بہنوئی کیپٹن مشہود احمد صاحب نیازی کی ٹانگ فریکچر ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔

(محمد حنیف اوپل۔ گجرات)

۳۔ خاکسار کے ماموں چوہدری سلطان احمد صاحب بھٹہ گنگا پور چک ۵۹۱ گ ب ایک ماہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد صدیق منیاری فرد کش محلہ دار الیمن شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے ناظر بیت المال (آمد))

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلصین جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور اُس کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا"

(کشتی نوح صفحہ ۷۴)

چندہ عام ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشاد کے مطابق یہ چندہ ہر احمدی کے لئے **لازمی** ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں۔ یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ میرا اُن ہی سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت و نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ سو ہر شخص کو چاہئیے۔ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے ..... اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا۔ تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اور مشتہر کر دیا جائے گا۔"

(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۴۹-۵۰)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندہ عام کی شرح ایک آنہ فی روپیہ اور اجناس کی صورت میں اڑھائی سیر فی من مقرر کی ہے۔ (ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۱۷ ب) اس کے مطابق ادائیگی ہونی چاہیئے۔

حصہ آمد ۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اس وقت میرے نزدیک کم سے کم تحریک یہ ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے۔"

(الوصیت صفحہ ۵۰)

ہر موصی آمد کے لئے ضروری ہے کہ اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ ادا کر دے۔ اس میں کسی قسم کا تساہل نہ ہونے دیا جائے۔ جائداد کے موصی اصحاب جب تک حصہ جائداد ادا نہ ہو جائے چندہ وصیت بشرح چندہ عام ادا کریں گے۔ موصی اصحاب توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ ۔ چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت واضح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے۔ بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے۔ جسے الگ کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ایسی یاد نہیں جو چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو..... پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے ۱۵ فیصدی کے میں ۱۰ فیصدی مقرر کرتا ہوں..... مگر ۱۰ فیصدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فیصدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو شخص ۱۵ فیصدی چندہ دیتا ہے اس کا اجر خدا تعالیٰ کے پاس ہے ..... لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرمایئے تا ایک ماہ میں دو ماہ کی ادائیگی نہ کرنی پڑے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ان چندہ جات کے علاوہ صدقہ ینامے۔ شکرانہ و نکاح فنڈ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمایئے۔

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب نائب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ بعض مجالس انصار اللہ پنجاب و صوبہ سندھ کا دورہ فرمائیں گے۔ جملہ مجالس انصار اللہ مرکزی نمائندہ سے پُر زور تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سوانح حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب رضی اللہ عنہ مجاہد ایران

خاکسار حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب رضی اللہ عنہ مجاہد ایران کے سوانح مرتب کر رہا ہوں۔ (۱) جس دوست کو آپ کی سیرۃ کے متعلق کوئی بات یاد ہو تو مہربانی کر کے مطلع فرمائیں۔ (۲) آپ کا کوئی مکتوب ہو تو اس کی نقل عنایت فرمائیں۔ (۳) حضرت مرحوم رضی اللہ عنہ کی اولاد یا اولاد در اولاد کا علم ہو تو مطلع فرمائیں۔

(ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد۔ قادیان)

اضلاع لائل پور، جھنگ اور سرگودھا کے زمیندار توجہ فرمائیں

بطور یاد دہانی دوبارہ تحریر ہے کہ قسم گندم ۱۱۷/۴۳ جسے چناب ۷۰ بھی کہتے ہیں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ جنس اوسط پیداوار کے لحاظ سے اکثر علاقوں میں میکسی پاک سے بہتر ثابت ہو رہی ہے۔ لہذا مندرجہ بالا اضلاع کے تمام زمیندار احباب اس جنس کو اپنے علاقہ میں ضرور کاشت کریں۔ اور جو احباب آئندہ موسم میں یہ قسم بونا چاہیں وہ نظارت ہذا کو اپنی ضرورت سے جلد مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے یہ بیج مہیا کیا جا سکے۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک فرماتے ہوئے صف اوّل۔ دوم۔ سوم کے لئے چندہ کی کم از کم حدیں پانچ ہزار۔ دو ہزار اور پانچ سو روپے مقرر فرمائی تھیں۔ یہ ہر صف کے لئے قربانی کا کم از کم معیار تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب۔ بلکہ بعض جماعتوں کے عہدہ داران کو بھی یہ غلط فہمی ہے کہ اگر کوئی معطی زیادہ کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی اپنی صف کی مقررہ کم از کم رقم دے دے تو ان کا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ تو کم از کم حدیں ہیں۔ اس سے اُوپر اللہ تعالیٰ جتنی توفیق عطا فرمائے وہ ضرور دینا چاہیئے۔ یہ عظیم تحریک جماعت میں سب سے بڑی مالی تحریک ہے جس میں دوستوں کو بڑی فراخدلی سے اور اپنے اوپر تنگی وارد کر کے بھی حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔

عہدہ داران سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس کی اچھی طرح وضاحت کر دیں اور اس کے نتیجہ میں جو اضافے ہوں ان سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 دہاٹ ہاؤس مظفر گڑھ

درخواست دُعا

محترم سید محمد لطیف صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں سر میں چکر آتے ہیں کمزوری بہت ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد احمد۔ ہاشمی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴